عنہ) کی نسبت آیا کہ: ”اُن میں ایک کے لیے پچاس کا اَجر ہے، صَحابہ (علیہمُ الرِّضوان) نے عرض کی: اُن میں کے پچاس کا یا ہم میں کے؟ فرمایا: بلکہ تم میں کے۔“ تو اَجر اُن (یعنی سیِّدُنا امام مہدی رضی اللہُ عنہ کے ساتھیوں) کا زائد ہوا، مگر افضلیت میں وہ (لوگ) صَحابہ (علیہمُ الرِّضوان) کے ہمسر (یعنی برابر) بھی نہیں ہو سکتے، زِیادت (یعنی زائد ہونا) دَرکنار، کہاں امام مَہدی (رضی اللہُ عنہ) کی رَفاقت (یعنی ساتھی ہونا) اور کہاں حُضُور سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صَحابیَّت! اِس کی نظیر (یعنی مثال) بِلاتَشبیہ یوں سمجھئے کہ سلطان (یعنی بادشاہ) نے کسی مُہِم (یعنی جنگ) پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا، اس (جنگ) کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے اِنعام دیئے اور وزیر کو خالی پروانۂ خوشنودیٔ مزاج دیا تو انعام اُنھیں (افسروں) کو زائد ملا، مگر کہاں وہ (لاکھ لاکھ روپے پانے والے افسران) اور کہاں (بادشاہ کی خوشنودی کی سند پانے والا) وزیرِ اعظم کا اِعزاز! (بہارِ شریعت، ۱/247-253)

صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی شانِ عَظَمت نشان کو حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیَہ (مُ۔عا۔وِیَہ) رضی اللہُ عنہ کے بارے میں منقول ان دو حِکایتوں سے سمجھئے: ﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا مُعافیٰ بن عمران رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا: کیا حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ حضرتِ امیر مُعَاوِیَہ رضی اللہُ عنہ سے بہتر ہیں؟ تو آپ رضی اللہُ عنہ کو جلال آ گیا اور فرمانے لگے کہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَحابی پر کسی (غیرِ صَحابی) کو قِیاس نہ کیا جائے، حضرتِ امیر مُعاوِیَہ رضی اللہُ عنہ رسولِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کاتبِ وحی اور وحی پر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے امین ہیں۔ (تاریخِ بغداد، ۱/224، وتاریخِ دمشق، 59/208) ﴿2﴾ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارَک رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا: حضرتِ سیِّدُنا اَمیر مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ میں سے کون افضل ہے؟ فرمایا: ”اللہ کی قسم! رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہمراہی میں حضرتِ اَمیر مُعاوِیَہ رضی اللہُ عنہ کے گھوڑے کی ناک

www.dawateislami.net

میں داخِل ہونے والا غُبار حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ سے ہزار گُنا بہتر ہے۔"
(فتاویٰ حدیثیہ، ص401)

شیخ الاسلام حضرتِ علّامہ ابنِ حجر ہیتَمی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ حِکایت نمبر 2 کی وَضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ اس سے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ کی مُراد یہ ہے کہ حضرتِ اَمیر مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہ نے حُضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت وصحبت کا جو شَرَف پایا ہے اس کے برابر کوئی عمل یا شَرَف ہو ہی نہیں سکتا۔
(فتاویٰ حدیثیہ، ص401)

ہم کو اَصحابِ محبوبِ خدا سے پیار ہے   اِن شاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

(امیرِ اہلِ سنّت دَامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی کتاب نیکی کی دعوت کا مضمون یہاں ختم ہوا)

مُسکرانے کے حیرت انگیز طبی فوائد

☆انسانی چہرے میں دو سو پوائنٹس ایسے ہیں جن سے مختلف ایکسپریشنز (Expressions) اور جذبات مثلاً غصّہ، غم، افسردگی، شرمندگی وغیرہ کا اظہار ہوتا ہے اور یہ دو سو پوائنٹس مل کر چہرے پر مختلف تاثرات دیتے ہیں۔ مسکراہٹ چہرے کے لیے واحد ایسا فعل ہے جس کی وجہ سے یہ دو سو کے دو سو پوائنٹس حرکت میں آجاتے ہیں۔

☆جو شخص مُسکرانے کا عادی نہیں ہوتا تو اُس کا چہرہ ایکسپریشن لَیس (Expressionless) یعنی جذبات سے عاری ہو جاتا ہے بلکہ یوں سمجھ لیں کہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

☆اللہ پاک نے انسانی جسم میں بیماریوں سے لڑنے کا جو سسٹم رکھا ہے جسے (Immune System) کہتے ہیں مُسکرانے سے اس کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ٹینشن ریلیف (Tension relief) کرنے میں مُسکراہٹ اہم کردار ادا کرتی ہے اور یہ بلڈ پریشر (Blood Pressure) پر فائدہ مند اثر ڈالتی ہے۔

☆یونانی طب کی کتاب میں ہے کہ دَمہ (Asthma) جو ایک ڈھیٹ مرض ہے، کہا جاتا ہے

www.dawateislami.net

کہ یہ قبر تک ساتھ جاتا ہے، مُسکراہٹ کو دَمہ کا بھی ایک علاج قرار دیا گیا ہے۔

☆جب کوئی شخص مسکراتا ہے تو اس کے جسم سے اینڈریو فائن (Endrophine) نامی ایک ہارمون نکلتا ہے جو ایک قدرتی درد کُش (Natural Pain Killer) دوا ہے۔

☆ایک ریسرچ ہے کہ ایک مسکراہٹ انسانی دماغ کو دو ہزار چاکلیٹ بار سے زیادہ متحرک اور خوشگوار کرتی ہے۔

☆سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تبسم فرمایا کرتے تھے، اس ضمن میں دو احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

﴿1﴾ حضرت عبد اللہ بن حرث فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے زیادہ کسی کو مُسکراتے نہیں دیکھا۔(ترمذی، 5/542، حدیث:227)

﴿2﴾ حضرت جریر رضی اللہُ عنہ کا کہنا ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ کو نہیں روکا یعنی جو مانگا وہ عطا کیا اور جب بھی مجھے دیکھا تو تبسم فرماتے ہی دیکھا۔(ترمذی، 5/542، حدیث:230)

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

ذرا سوچئے! اگر آپ گھر میں ہر کسی سے مسکرا کر بات کریں، راستے میں کسی سے ملاقات ہو تو آپ کے چہرے پر مسکراہٹ آجائے، مسجد میں نمازیوں سے مسکراہٹوں کا تبادلہ ہو رہا ہو تو آپ کے اندر کا موسم اور باہر کا موسم کتنا پیارا ہو جائے گا! یقیناً اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ مسلمان بھائی سے مسکرا کر ملنے سے اِن شاءَ اللہ الکریم ہر طرف محبت بھری فضا قائم ہو جائے گی۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی بارگاہ میں وقتاً فوقتاً مختلف لوگ ملاقات کے لئے حاضر ہوتے رہتے ہیں اور آپ ہر ایک سے مسکرا کر ملتے ہیں، اس کے

www.dawateislami.net

بارے میں آپ سے سوال ہوا تو آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ ملاحظہ کیجئے۔

مسکراہٹ کا تحفہ

سوال: مسکرانے کی بھی ایک حد ہوتی ہے، آخر کار اس سے بھی آدمی تھک جاتا ہے مگر آپ کو مسلسل دیکھا گیا ہے کہ آپ دورانِ ملاقات ہر ایک سے مسکرا کر ہی ملتے ہیں تو کیا آپ کو تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی؟

جواب: یہ تو موڈ موڈ کی بات ہوتی ہے لیکن میں کوشش کر کے اپنا موڈ اچّھا رکھنے کی کوشش کرتا ہوں اور مسکراتا رہتا ہوں کیونکہ مسکرانا سنّت ہے اور سنّت کی نیّت سے مسکرانے میں بھی ثواب ہے۔ کبھی کبھار تو میں نے نوٹ کیا ہے کہ مسلسل مسکرانے سے یہاں (گالوں میں) معمولی سا درد بھی محسوس ہوتا ہے لیکن میں زبردستی مسکراتا ہوں کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ مومن کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔(ترمذی، 3/384، حدیث:1963) جو بے چارہ بڑی مشکل سے مجھ تک پہنچا ہے کیا پتہ میری اس مسکراہٹ سے اس کی دل جوئی ہو جائے۔ جس بیچارے کی دو گھنٹے لائن میں لگنے کے بعد باری آئی ہے میں اسے اور کچھ نہ دوں تو کیا ایک مسکراہٹ کا تحفہ بھی نہ دوں؟ اگر میں اسے مسکرا کر دیکھ لوں اور ماشاءاللہ کہہ کر پیٹھ تھپکا دوں اور سر پر ہاتھ پھیر دوں گا تو اس سے اس کی دل جوئی ہو جائے گی۔

(امیرِ اہلِ سنت کی کہانی انہی کی زبانی، قسط 11)

www.dawateislami.net